سیرت نبوی کی بعض اہم ضروری تاریخیں

شرف الدین اصلاحی

کسی اہم واقعہ سے تاریخ کی تعیین کا طریقہ عربوں میں بھی اسی طرح رائج تھا جیسا کہ دنیا کے دیگر ممالک میں تھا ۔ سنہ ھجری کی ابتداء سے پہلے قریش کے لوگ عام طور پر واقعات کی تاریخ عام الفیل یعنی اس سال سے شروع کرتے تھے جبکہ ابرھۃ الاشرم حاکم یمن نے ہاتھیوں کا ایک دستہ لے کر خانہ کعبہ کو مسمار کرنے کے لئے حملہ کیا تھا اور آسمانی عذاب سے اس کی فوج ملیامیٹ ہو گئی تھی ۔ اس واقعہ کا ذکر قرآن مجید کی سورۃ الفیل میں ھے ۔

سنہ عیسوی سے مطابقت بعد میں کر لی گئی ھے ۔ موجودہ سنہ عیسوی حقیقۃً حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت یا آسمان پر اٹھائے جانے کی تاریخ سے نہیں شروع ہوتا ھے ۔ بلکہ محض فرضی طور پر راھب اگزیگوس نے حضرت عیسی علیہ السلام سے بہت دنوں بعد بنا لیا ھے ۔ اور آج جو سنہ عیسوی ھے وہ تو حضرت مسیح سے تقریباً بارہ سو سال بعد بنایا گیا ھے۔ مگر عام طور سے یہ سنہ اب متعارف ہوگیا ھے۔ اب اسی سے مطابقت کرکے تاریخیں بتائی جاتی ھیں۔

عربوں میں سال کے ۱۲ قمری مہینے شمار ہوتے تھے۔ اس وقت بھی مہینوں کے نام یہی رائج تھے جو آج ھیں۔ یعنی محرم۔ صفر ۔ ربیع الاول وغیرہ، اور ترتیب بھی یہی تھی ۔ اسی لئے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جب کوئی تاریخ بتائی جائے تو وہ قمری تاریخ ہوتی ھے ۔ البتہ یہ اختلاف دکھائی دیتا ھے کہ کبھی مکہ کے کبیسہ والے حضری کیلنڈر سے راوی بیان کرتا ھے اور کبھی بغیر کبیسہ کے بدوی کیلنڈر سے جو سنہ ۹ ھجری کی ابتداء تک مدینہ میں بھی

عام طور پر مروج تھا۔ شمسی تاریخیں بہت بعد کو علماء ہیئت نے متعین کی ہیں۔ تاریخی روایتوں میں اس کا ذکر موجود نہیں ہے۔

سنہ ۱ عام الفیل — ذی قعدہ۔ آنحضرت کے والد جناب عبداللہ شام سے واپس آتے ہوئے مدینہ میں انتقال کر گئے۔ اس وقت آپ تقریباً چھ ماہ کے بطن مادر میں تھے۔

سنہ ۲ عام الفیل — ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ بوقت صبح صادق ولادت با سعادت۔

سنہ ۷ عام الفیل — آنحضرت کی والدہ ماجدہ حضرت بی‌بی آمنہ مدینہ سے واپس آتی ہوئی مقام ابواء میں ٹھہریں اور یہیں انتقال کر گئیں۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چھ سال تھی۔

سنہ ۱۰ عام الفیل — جناب عبدالمطلب آنحضرت کے دادا کا مکہ مکرمہ میں بعمر ۸۲ سال انتقال ہوا۔ اس وقت آنحضرت کی عمر آٹھ سال سے کچھ زیادہ تھی۔ اس کے بعد آنحضرت اپنے چچا جناب زبیر بن عبدالمطلب کے ساتھ رہنے لگے۔ اور جناب ابو طالب جو سب بھائیوں میں بڑے ہونے کی وجہ سے بزرگ خاندان تھے، آپ کے سرپرست قرار پائے۔

سنہ ۲۰ عام الفیل — تمام قریش نے چندہ کرکے کعبہ کی تعمیر جدید کی اور حجر اسود کے نصب کرنے میں اس قدر سخت جھگڑا ہوا کہ خونریزی کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حسن تدبیر سے ختم کیا۔ اس وقت آنحضرت کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

سنہ ۲۷ عام الفیل — ام المومنین حضرت بی‌بی خدیجہ سے آنحضرت کا نکاح ہوا۔ اس وقت آنحضرت کی عمر ۲۵ سال اور ام المومنین کی عمر تقریباً ۴۰

سال تھی۔ اس وقت آنحضرت اپنے پاکیزہ اخلاق، صدق مقال اور دیانتداری کی بنا پر ''الامین،، کے لقب سے مشہور ہو چکے تھے۔

سنہ ۴۲ عام الفیل — (مطابق ۶۱۰ء) مکہ معظمہ سے تقریباً تین میل دور غار حرا میں جہاں آپ یاد الہی کے لئے کبھی کبھی جانے لگے تھے پہلی وحی نازل ہوئی ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا ہو گئی۔

اس کے بعد کے زمانہ کو ہماری تاریخ میں سنہ نبوت لکھتے ہیں ۔ اور تاریخ کی تعیین عام الفیل سے نہیں کی جاتی بلکہ نزول وحی سے کی جاتی ہے۔

سنہ ۳ نبوت — تبلیغ و ارشاد کی ابتدا، بالاعلان دعوت توحید ۔

اس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر سارے قریش کو بلایا اور دعوت ایمان دی۔ اسی واقعہ کی طرف مولانا حالی نے اپنے ان اشعار میں اشارہ کیا ہے ۔

وہ فخر عرب زیب محراب و منبر
تمام اہل مکہ کو ہمراہ لے کر
گیا ایک دن حسب فرمان داور
سوئے دشت اور چڑھ کے کوہ صفا پر (الخ)

سنہ ۵ نبوت — مسلمانوں نے حبشہ کو پہلی ہجرت کی (ماہ رجب میں)

سنہ ۶ نبوت — حضرت حمزہ بن عبدالمطلب (سید الشہداء) اور حضرت عمر ابن الخطاب — (فاروق اعظم) ایمان لائے۔

سنہ ۷ نبوت — مسلمانوں کو کفار کے مقاطعہ کی وجہ سے شعب بنی ہاشم میں محصور ہونا پڑا ۔ کافروں نے مسلمانوں کا مکمل اور شدید مقاطعہ کر دیا ۔

سنہ ۱۰ نبوت ــ کفار کا مقاطعہ ختم ہوا ـ اسی سال میں جناب ابو طالب کا انتقال ہوا اور ام المومنین حضرت خدیجہ وفات پا گئیں ـ ام المومنین حضرت خدیجہ کی عمر وفات کے وقت تقریباً ٦٥ سال تھی ـ (ماہ رمضان)

اسی سال آنحضرت نے قبائل عرب کے سرداروں کو ان کے ہاں جا جا کر دعوت اسلام دی۔ اسی سال آنحضرت تبلیغ کے لئے طائف بھی تشریف لے گئے اور طائف والوں نے قبول اسلام سے نہ صرف انکار کیا بلکہ آنحضرت کو دکھ بھی پہنچایا ـ

اسی سال مدینہ منورہ کے اولین چھ حضرات جو عمرہ کے لئے مکہ معظمہ آئے تھے مسلمان ہوئے ـ یہ واقعہ ماہ رجب کا ہے۔ اور جہاں پر یہ لوگ مشرف باسلام ہوئے تھے اب وہاں مسجدالعقبہ ہے ـ یہ لوگ قبیلہ خزرج کے تھے ـ

مدینہ منورہ معمولی کاروانی راستہ سے ۲۴۷ میل مکہ سے شمال مشرق کی طرف واقع ہے۔ اس کا پرانا نام یثرب تھا ـ یہ ایک قصبہ تھا جہاں متعدد عرب قبائل الگ الگ محلوں میں آباد تھے۔ تین چھوٹے چھوٹے قبیلے یہودیوں کے بھی تھے ـ مدینہ میں سب سے بڑا حصہ دو عرب قبیلوں کا تھا ـ اوس اور خزرج ـ ان میں اوس کی آبادی کم تھی اور خزرج کی زیادہ ـ یہی دو قبیلے انصاری قبائل میں اولین ایمان لانے والے ہیں ـ پیشہ کے اعتبار سے یہ دونوں قبائل کاشتکار تھے ـ اور یہودیوں کے سودی قرضوں میں گرفتار تھے ـ ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس قصبہ کا نام مدینۃ النبی یعنی نبی کا شہر ہو گیا اور اس کے بعد صرف المدینہ کہلانے لگا ـ یہی المدینہ المنورہ کہلاتا ہے ـ

سنہ ۱۱ نبوت ـ بارہ اشخاص مدینہ سے آئے اور آپ‌ؐ سے بیعت کی ـ ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر رضؓ کو تبلیغ کے لئے مدینہ منورہ بھیجا ـ اسی واقعہ کو بیعة العقبة الاولی کہتے ہیں ـ

سنہ ۱۲ نبوت — ۷۲ آدمی مدینہ سے آئے اور بیعت کی۔ ا سے بیعة العقبة الثانیہ کہتے ہیں۔ اسی سال میں بماہ رجب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرش اعظم پر گئے۔ اور خود اپنی آنکھوں سے جنت و دوزخ کا معائنہ کیا۔

سنہ ۱۳ نبوت — ۲۷ صفر کو رات کے وقت آپ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر بہ قصد مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔ اور ۸ ربیع الاول (مطابق ۲۰ ستمبر ۶۲۲ء) آپ قبا میں پہنچے۔ یہ مقام مدینہ سے تقریباً چھ میل دوری پر واقع ہے۔ اس دن یہودی سال کے پہلے مہینہ تشرین کی دسویں تاریخ تھی اور یہودی یوم الکبود کا روزہ رکھے ہوئے تھے۔

۱۲ ربیع الاول۔ آپ نے مدینہ میں پہلی بار نماز جمعہ پڑھائی اور سب سے پہلا خطبہ جمعہ دیا۔ بمقام محلہ بنی سالم۔ اسی سال سے مقام یثرب مدینہ" النبی (نبی کا شہر) کہلانے لگا۔ جو بعد کو صرف المدینہ" المنورہ مشہور ہوگیا۔

اسی سال سے سنہ ہجری شروع ہوتا ہے۔ اس لئے آئندہ سے توقیت سنہ ہجری سے ہوگی۔ اس وقت آنحضرت کی عمر ۵۳ سال تھی۔ اور عام الفیل کو ۵۴ سال ہونے آئے تھے۔ موجودہ عیسوی (گریگوری) کیلنڈر سے ۱۶ جولائی ۶۲۲ جمعہ یکم محرم سنہ ایک کے مطابق ہے لیکن یہ تطابق بعض حسابی وجوہ کی بنا پر محل نظر ہے۔

سنہ ۱ ہجری — تعمیر مسجد نبوی۔ اذان کی ابتداء۔ ام المومنین حضرت عائشہ کی ہجرت۔ سعد بن ابی وقاص کی پہلی سہم اور معاہدۂ ابواء۔ عبداللہ بن الزبیر کی ولادت۔

سنہ ۲ ہجری — ۱۲ صفر، جہاد فرض ہوا۔ اس کے بعد تاریخ ۱۷ شعبان کو تحویل قبلہ۔ حکم صوم رمضان۔ غزوات کی ابتداء۔ شوال میں غزوہ بدر،

غزوہ بنی قینقاع، غزوہ سویق ۔ وجوب صدقۃ الفطر۔ نماز عید الفطر۔
حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رض کی شادی، (ذی الحجہ)

سنہ ۳ ہجری — ۱۵ رمضان ولادت حضرت حسن السبط رضی اللہ تعالی عنہ۔
شوال — غزوہ احد ۔ حضرت عثمان کا نکاح حضرت ام کلثوم (بنت رسول اللہ) سے ۔
اللہ کا حکم نازل ہوا کہ مومن یا مومنہ کا نکاح کافر یا کافرہ سے جائز نہیں۔
قانون وراثت نازل ہوا۔

سنہ ۴ ہجری — ربیع الاول غزوہ بنو نضیر۔ شعبان میں ولادت حضرت حسین السبط رضی اللہ عنہ۔ شراب کی تحریم کا حکم نازل ہوا ۔ تیمم کا حکم نازل ہوا ۔

سنہ ۵ ہجری — غزوۂ دومۃ الجندل اور شعبان میں غزوہ بنی المصطلق، غزوہ احزاب۔ صلح حدیبیہ، بیعت الرضوان ۔ آیات حجاب نازل ہوئیں ۔ حکم طلاق نازل ہوا ۔

سنہ ۶ ہجری — محرم میں غزوۂ خیبر، جمادی الاولی میں غزوۂ بنی لحیان، شعبان میں غزوۂ ذی قرد، بادشاہوں کو تبلیغ اسلام کے دعوت نامے بھیجے گئے ۔ حضرت خالد بن ولید رض اور حضرت عمرو بن العاص رض اور حضرت معاویہ رض مسلمان ہوئے۔ اول دونوں حضرات نے ہجرت کی۔ اس وقت معاویہ مکہ ہی میں مقیم رہے۔

سنہ ۷ ہجری — آنحضرت صلعم نے صحابہ کے ساتھ عمرہ ادا فرمایا۔ ام المومنین بی بی ماریہ قبطیہ مصر سے آئیں۔

سنہ ۸ ہجری — جمادی الاولی ۔ غزوہ موتہ ۔ ۲۰ رمضان، فتح مکہ ۔
شوال ، غزوہ حنین ۔ اوطاس ۔ طائف ۔ ولادت ابراهیم ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

سنہ ۹ ہجری — عام الوفود، رجب غزوہ تبوک۔ رمضان میں حرمت سود کا حکم نازل ہوا ۔ حضرت ابوبکر رض کو امیر الحج بنا کر بھیجا گیا۔ اور مسلمانوں

نے پہلا باقاعدہ حج ادا کیا ۔ اسی حج میں مسلمانوں اور کافروں کے مابین تمام روابط نسلی کے اختتام کا اعلان کیا گیا ۔

سنہ ۱۰ هجری — یمنی قبائل کا اسلام، بنو غطفان کا ایمان۔ حجة الوداع ۔ تکمیل دین اسلامی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حج ارشاد فرمایا ۔

سنہ ۱۱ هجری — ۲۹ صفر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے۔ اور دو شنبہ کے دن ۱۲ ربیع الاول کو ۶۳ سال کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں جو مسجد نبوی کے مشرق میں متصل هی واقع هے دفن کئے گئے صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اس حجرے کا دروازہ عہد صدیقی ، عہد فاروقی اور ابتدائے عہد عثمانی تک کھلا ہوا تھا ۔

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی قبریں بھی اسی حجرے میں هیں ۔ حضرت عثمانؓ نے ایک بار کسی نو مسلم کو قبر رسول پر سر جھکائے دیکھا تو اس خوف سے کہ تعظیم میں تعبد کی شان نہ پیدا ہو جائے دروازہ کو پتھر سے چنوا دیا ۔ اور اس کے بعد سے کسی نے اس دروازہ کو کھولنے کی جرأت نہیں کی ۔ بعد کی تعمیر میں اس کی دیواروں سے ملا کر چاروں طرف بے دروازے کی دیواریں کھینچ دی گئیں ۔ اس کے بعد سے دیوار کے بیرونی حصہ هی کی زیارت هوتی رهی ۔ اور آج کل جالی مبارک سے جو دیوار اندر کو نظر آتی هے وہ وهی بیرونی دیوار هے جو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ۹۱ ھ میں بہ زمانہ ولایت مدینہ بنوائی تھی ۔